اربعینِ حسنِ معاشرت

تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم:
نَضَّرَ اللهُ اِمرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ
29
سلسلة اربعينات الحديث النبوي
أربعون حديثا
في حسن المعاشرة
اربعینِ حسنِ معاشرت
تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدّیقی
ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری
تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ
انصار السنّہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: **اربعین حسنِ معاشرت**

تألیف: ابو حمزہ عبدُ الخالق صدّیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . . ﴾ الآية))

”جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔“ [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔“

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ”یومِ عید“ بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ“[1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔))[2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

1. معرفة علوم الحديث، ص : 63۔
2. سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔" [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔" [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) ❶

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ ❷

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

❶ العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

❷ تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخْرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ ”أَلْاَرْبَعُوْنَ فِی حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ“ زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ!

بَابُ فَضْلِ الْاِسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ عِنْدَ الْغَضَبِ

غصہ کے وقت أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنے کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۰۰﴾ (الاعراف : 200)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اگر آپ کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجیے، بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔''

حدیث :1

((عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ، فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ: وَهَلْ بِي جُنُونٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَمَجْنُونًا تَرَانِي.)) [1]

''حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اور (قریب ہی) دو آدمی آپس میں گالی گلوچ کر رہے تھے کہ ایک

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، رقم :3282.

آدمی کا چہرہ سرخ ہوگیا اور اس کی گردن کی رگیں پھول گئیں، تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا، اگر یہ شخص پڑھ لے: "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" "میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے" تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں: تمہیں شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔ اس نے کہا کیا میں کوئی دیوانہ ہوں؟ اور ایک روایت میں ہے کیا میں تجھے دیوانہ نظر آتا ہوں؟"

بَابُ فَضْلِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ

معاف کرنے اور عاجزی کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ﴾ (آل عمران: 134)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

حدیث: 2

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْداً بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ.)) [1]

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والادب، باب استحباب العفو والتواضع، رقم: 2588.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور (کسی کو) معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ عزت میں اضافہ ہی فرماتا ہے اور جو شخص اللہ کے لیے جھک جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند فرما دیتا ہے۔''

بَابُ فَضْلِ حُبِّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَالْمَسَاكِيْنَ وَمَجَالِسِيْهِمْ

کمزور لوگوں اور مساکین سے محبت اور ان کے ساتھ مجالست (بیٹھنے) کی فضیلت کا بیان

حدیث: 3

((وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِىْ نَفَرٍ فَقَالُوا: وَاللّٰهِ! مَا اَخَذَتْ سُيُوفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا، قَالَ: فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَتَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ! لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ؟ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ. فَاَتَاهُمْ اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا اِخْوَتَاهْ! اَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوا: لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَخِيَّ.)) [1]

''اور معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان، سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس چند افراد کی موجودگی میں آئے تو انہوں نے (ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر) کہا، اللہ کی قسم! اللہ کی تلواروں نے اللہ

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل سلمان وبلال وصهيب، رقم: 6412.

کے دشمن (یعنی ابوسفیان رضی اللہ عنہ) سے اپنا حق وصول نہیں کیا، راوی کہتے ہیں کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ان سے) فرمایا: تم یہ بات قریش کے بزرگ اور ان کے سردار کے متعلق کہہ رہے ہو؟ (یعنی تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے) اس کے بعد سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ کو یہ بات بتلائی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر! شاید تو نے ان کو ناراض کر دیا ہے؟ اگر واقعی تو نے ان کو ناراض کر دیا، تو تو نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔ پس سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا، بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا؟ انہوں نے کہا نہیں، پیارے بھائی! اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے۔''

اللہ کی مخلوق پر رحمت وشفقت کرنے کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ﴾ (الاسراء: 110)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے کہ اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جس نام سے بھی پکارو، تمام اچھے اچھے نام اسی کے ہیں۔''

حدیث: 4

((وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ .)) [1]

''اور حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ، قل ادعوا اللّٰہ أو ادعوا الرحمن......، رقم: 7376.

ارشاد فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔"

بَابُ فَضْلِ الرَّحْمَةِ وَالشَّفْقَةِ وَالْقِيَامِ عَلَى الْأَوْلَادِ

اولاد کی دیکھ بھال اور ان پر رحمت وشفقت کرنے کی فضیلت کا بیان

حدیث 5:

((وَعَنِ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى . وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ . . .))[1]

"اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحم ومحبت اور محبت وشفقت کے پیش آنے میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی عضو بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے ایسا کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: مومنوں کی مثال آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور رحمت وشفقت کرنے میں ایک جسم کی مانند ہے۔"

بَابُ فَضْلِ رَحْمَةِ الصَّغِيرِ وَإِكْرَامِ الْكَبِيرِ

چھوٹے پر رحم کرنے اور بڑے کی عزت وتکریم کرنے کی فضیلت کا بیان

حدیث 6:

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

[1] صحيح بخاری، کتاب الأدب، رقم:6011، صحيح مسلم، رقم:4586.

اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا .)) [1]

''اور عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، اور وہ (شعیب) اپنے دادا سے (عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا ہم (مسلمانوں) سے کوئی تعلق نہیں جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا، اور ہمارے بڑے کے شرف وفضل کو نہیں پہچانتا۔''

بَابُ فَضْلِ سِتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلٰى نَفْسِهٖ حَيَاءً مِنَ اللّٰهِ

اللہ سے حیا کرتے ہوئے مومن کی اپنی ستر پوشی کرنے کی فضیلت کا بیان

حدیث: 7

((وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولَ: يَا فُلَانُ! عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ .)) [2]

''اور سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوائے ان کے جو کھلم کھلا گناہ کرنے والے ہیں

---

[1] سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب فى الرحمة، رقم: 4943، سنن الترمذى، ابواب البر والصلة، باب ما جاء فى رحمة الصبيان، رقم: 1920، مستدرك حاكم: 62/1۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحيح بخارى، كتاب الأدب، باب ستر المؤمن على نفسه، رقم: 6069.

اور کھلم کھلا گناہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرتا ہے اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا تھا مگر صبح ہوتے ہی وہ کہتا پھرے کہ اے فلاں! میں نے کل رات فلاں، فلاں برا کام کیا تھا، رات گزر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کے گناہ چھپائے رکھا، لیکن جب صبح ہوئی تو وہ اپنے بارے میں خود ہی اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔''

بَابُ فَضْلِ مَنْ سَتَرَ عَلٰى مؤْمِنٍ فِى الدُّنْيَا وَكَذَا مَنْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

دنیا میں کسی مومن کی ستر پوشی کرنے والے اور جس کی اللہ ستر پوشی کرے، اس کی فضیلت کا بیان

حدیث: 8

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

بَابُ فَضْلِ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ

بھائی کی عزت کا دفاع کرنے والے کی فضیلت کا بیان

حدیث: 9

((عَنْ أَبِى الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ

[1] صحيح بخارى، كتاب المظالم، باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، رقم: 2442.

رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [1]

''اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا، اللہ قیامت والے دن اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے بچائے گا۔''

بَابُ فَضْلِ سَلَامَةِ الصَّدْرِ وَتَرْكِ الْحَسَدِ

سینہ محفوظ رکھنے اور ترک حسد کی فضیلت کا بیان

حدیث: 10

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا ، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ ، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا . اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ ، التَّقْوٰى هٰهُنَا ، وَيُشِيرُ اِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ .)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک دوسرے پر حسد نہ کرو، خرید وفروخت میں قیمت بڑھا کر ایک دوسرے کو دھوکا دو، نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو، نہ ایک دوسرے سے اعراض اور بے رخی کرو اور نہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کے سودے پر سودا کرے، اللہ کے

---

[1] سنن الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی الذنب علی عرض المسلم، رقم: 1931، مسند أحمد: 449/6 و 450۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحيح الإسناد'' کہا ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم وخذله، رقم: 6541.

بندو! بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم کرے نہ اس کو بے سہارا چھوڑے، اور نہ اسے حقیر جانے، تقویٰ یہاں ہے اور آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا (کہ تقویٰ یہاں ہے) ایک شخص کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے، ہر مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔''

بَابُ فَضْلِ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ وَدَرَجَةِ الْإِصْلَاحِ

لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور عدل و انصاف قائم کرنے کی فضیلت اور اسلام میں صلح کا مقام

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۹۰ ﴾

(النحل : 90)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عدل اور احسان اور قرابت والے کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

حدیث : 11

((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِدَرَجَةٍ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ.)) [1]

''اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ

[1] الأدب المفرد للإمام البخاری، رقم: 391۔ محقق نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں، جو نماز، روزہ اور صدقہ سے افضل ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا، کیوں نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: آپس میں اصلاح کرنا اور آپس میں بگاڑ و اختلاف تو مونڈنے والا ہے۔" (یعنی دین کو ختم کرنے والا ہے۔)

سچائی کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ﴾ (الاحزاب: 35)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "راست باز مرد اور راست باز عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں۔"

حدیث: 12

((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ.)) [1]

"اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے لیے جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دیا، اور اس شخص کے لیے جنت کے درمیان

---

[1] سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب حسن الخلق، رقم: 4800، سلسلة الصحيحة، رقم: 273.

میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح کے طور پر بھی جھوٹ بولا، اور اس شخص کے لیے جنت کے بلند ترین حصے میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے اخلاق کو سنوارا۔''

بَابُ فَضْلِ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

امانت ادا کرنے اور وعدہ وفا کرنے کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ۝۱ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ۝۲ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ۝۳ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ۝۴ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ۝۵ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ۝۶ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ۝۷ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ۝۸ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۘ۝۹ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ۝۱۰ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۱﴾ (المومنون: 1 تا 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً کامیاب ہوگئے مومن۔ وہی جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ اور وہی جو لغو کاموں سے منہ موڑنے والے ہیں۔ اور وہی جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔ اور وہی جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں، یا ان (عورتوں) پر جن کے مالک ان کے دائیں ہاتھ بنے ہیں تو بلاشبہ وہ ملامت کیے ہوئے نہیں ہیں۔ پھر جو اس کے سوا تلاش کرے تو وہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں۔ اور وہی جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھنے والے ہیں۔ اور وہی جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو وارث ہیں۔ جو فردوس کے وارث ہوں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

حدیث: 13

((وَحَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةُ الثَّقْفِيُّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ)). [1]

''اور حضرت مغیرہ بن شعبہ ثقفی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا کوئی ایمان نہیں، جس کی امانت نہیں اور اس شخص کا کوئی دین نہیں جو وعدہ پورا نہیں کرتا۔''

اس شخص کی فضیلت کا بیان جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اور اس سے تکلیف دور ہٹاتا ہے

حدیث: 14

((وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) [2]

''اور ابن شہاب زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں سالم رحمہ اللہ نے ان کو خبر دی کہ

[1] مسند احمد: 251/3۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب المظالم، باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه، رقم: 2442.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس پر ظلم ہونے دیتا ہے، جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے گا، اللہ اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک تکلیف کو دور کرے گا، اللہ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کسی تکلیف کو دور فرمائے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔"

بَابُ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهٖ فِی السَّفَرِ وَمَنْ دَلَّ الطَّرِیْقَ

سفر میں اپنے بھائی کا سامان اٹھانے اور کسی راستہ بھولے ہوئے کو راستہ بتانے کی فضیلت کا بیان

حدیث: 15

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: كُلُّ سُلَامَی عَلَیْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ یَوْمٍ: یُعِینُ الرَّجُلَ فِی دَابَّتِهِ یُحَامِلُهُ عَلَیْهَا أَوْ یَرْفَعُ عَلَیْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ، وَكُلُّ خَطْوَةٍ یَمْشِیهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَدَلُّ الطَّرِیقِ صَدَقَةٌ.)) [1]

"اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے ہر جوڑ کی طرف سے ہر روز ایک صدقہ کرنا واجب ہے۔ آدمی کا کسی کو اپنی سواری پر بٹھانے میں یا اس کا سامان اٹھا کر اس پر رکھوانے میں اس کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے، اور اچھی بات کرنا صدقہ ہے نماز کی طرف اٹھنے والے ہر قدم میں صدقہ ہے اور راستہ بتلانا بھی صدقہ ہے۔"

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب فضل من حمل متاع صاحبه فی السفر، رقم: 2891.

بَابُ فَضْلِ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ

بھلائی کی راہنمائی کرنے والے کی فضیلت کا بیان

حدیث: 16

((وَعَنْ اَبِی مَسْعُودِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّی اُبْدِعَ بِی فَاحْمِلْنِی فَقَالَ: مَا عِنْدِی فَقَالَ رَجُلٌ: یَارَسُولَ اللّٰهِ! اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰی مَنْ یَّحْمِلُهٗ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِه.)) [1]

''اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، میری سواری کا جانور ہلاک ہوگیا ہے، پس آپ مجھے سواری کا جانور دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس نہیں ہے تو ایک آدمی نے کہا، اللہ کے رسول! میں اس کو ایسا شخص بتاتا ہوں جو اس کو سواری فراہم کردے گا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بھلائی کی راہنمائی کی تو اس کو اس بھلائی پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔''

بَابُ شُكْرِ الْمَعْرُوْفِ وَمُكَافَأَةِ فَاعِلِهٖ وَالدُّعَاءِ لَهٗ

احسان کرنے والے کا شکریہ ادا کرنا اور اس کے لیے دعا کرنا اور اس کے احسان کا بدلہ دینے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴾ (البقرۃ: 158)

''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: تو بے شک اللہ شاکر قدردان اور علم والا ہے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الإمارۃ، باب فضل إعانة الغازی فی سبیل اللّٰه بمرکوب وغیره وخلافته فی أهله بخیر، رقم: 4899.

حدیث: 17

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا یَشْکُرِ النَّاسَ لَا یَشْکُرِ اللّٰهَ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکریہ بھی ادا نہیں کرسکتا۔''

بَابُ اَلتَّقْوٰی شَرْطٌ لِنَیْلِ الْوِلَایَةِ

تقویٰ اللہ تعالیٰ کی دوستی کے حصول کے لیے شرط ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ﴾ (یونس: 62، 63)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یاد رکھو، اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں وہ ہیں جو ایمان لائے اور (برائیوں سے) پرہیز رکھتے ہیں۔''

حدیث: 18

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ عَادَی لِی وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَیَّ عَبْدِی بِشَیْءٍ أَحَبَّ إِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ، وَمَا یَزَالُ عَبْدِی یَتَقَرَّبُ إِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّی أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِی یَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِی یُبْصِرُ بِهِ، وَیَدَهُ الَّتِی یَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِی یَمْشِی بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِی لَأُعْطِیَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِی

---

[1] سنن الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی الشکر لمن أحسن إلیك، رقم: 1954، سلسلة الصحیحة، رقم: 416.

لَأُعِيذَنَّهُ . . .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے کسی دوست کے ساتھ دشمنی کی، میری طرف سے اس کے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ میں نے بندے پر جو چیزیں فرض قرار دی ہیں ان سے زیادہ مجھے کوئی چیز محبوب نہیں جس سے وہ میرا قرب حاصل کرے (یعنی فرائض کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرنا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے) اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں، اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا وہ کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے (یعنی خلافِ شرع بات نہیں سنتا) اس کی وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کا وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا وہ پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اور اگر وہ مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے تو میں اسے وہ ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر کسی چیز سے پناہ طلب کرے تو میں اسے ضرور اس سے پناہ دیتا ہوں۔''

بَابُ فَضْلِ مُجَاهَدَةِ النَّفْسِ وَالثَّبَاتِ عَلَى الطَّاعَاتِ وَإِنْ كَرِهَتْهَا النُّفُوسُ

مجاہدۂ نفس اور نیکیوں پر استقامت کی فضیلت اگرچہ یہ بات طبیعتوں پر ناگوار ہی کیوں نہ ہو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَ اِنَّ اللّٰهَ

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الرقاق، باب التواضع، رقم :6502.

لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾ (العنکبوت : 69)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں، ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں گے یقیناً اللہ نیکوکاروں کا ساتھی ہے۔''

حدیث :19

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا ، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ، ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا ، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ: فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا ، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا ، فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا ، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا .))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ نے جنت کو پیدا فرمایا تو جبریل علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: جاؤ جنت دیکھو۔ جبریل علیہ السلام نے جا کر جنت دیکھی تو آ کر عرض کی اے رب تیری عزت کی قسم! اس جنت کا جو بھی سنے گا وہ اس میں ضرور داخل ہوگا۔ پھر اللہ نے جنت کو گراں گزرنے والے ناگوار کاموں سے ڈھانپ دیا، پھر ارشاد فرمایا: جبریل جاؤ جنت دیکھو۔ پس جبریل علیہ السلام نے جا کر جنت دیکھی، پھر واپس آ کر عرض کی اے رب

[1] سنن ابی داؤد ، کتاب السنة ، باب فی خلق الجنة ، رقم :4744۔ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

تیری عزت کی قسم! میں تو ڈرتا ہوں کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ نے آگ (جہنم) کو پیدا کیا تو جبریل علیہ السلام سے فرمایا: جاؤ آگ کو دیکھو، تو جبریل علیہ السلام نے جا کر آگ دیکھی پھر آ کر عرض کی اے رب! تیری عزت کی قسم! اس آگ کا جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر اللہ نے آگ کو شہوات وخواہشات سے ڈھانپ دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: جبریل جا کر آگ کو دیکھو، جبریل علیہ السلام نے جا کر آگ کو دیکھا پھر آ کر عرض کی اے رب تیری عزت کی قسم! میں ڈرتا ہوں کہ کوئی بھی اس میں داخل ہوئے بغیر نہیں رہے گا۔'' (بلکہ سب اس میں داخل ہو جائیں گے)

بَابُ فَضْلِ اِكْرَامِ الْمُسْلِمِ

اکرامِ مسلم کی فضیلت کا بیان

حدیث: 20

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔''

[1] صحيح بخاری، كتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون، رقم: 10.

بَابُ فَضْلِ الْاِسْتِقَامَةِ عَلَى الطَّاعَةِ حَتَّى الْمَوْتَ

مرتے دم تک اطاعت اختیار کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝٣٠ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ﴾ (حٰم السجدة: 30، 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر اسی پر قائم رہے۔ ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیے گئے ہو تمہاری دینوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے۔“

حدیث: 21

((وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْ لِيْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ، وَفِي حَدِيْثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَكَ قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ فَاسْتَقِمْ.)) [1]

”اور حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی، اللہ کے رسول! آپ مجھے اسلام میں ایسی بات بتائیں کہ آپ کے بعد میں کسی سے سوال نہ کروں، اور ابواسامہ راوی رحمہ اللہ کی حدیث میں ہے۔ آپ کے علاوہ (کسی سے نہ پوچھنا پڑے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو کہہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر ڈٹ جا۔“

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب جامع أوصاف الإسلام، رقم: 159.

بَابُ فَضْلِ مَنِ اتَّقي الشُّبُهَاتِ

شبہات سے بچنے والے کی فضیلت کا بیان

حدیث :22

((وَعَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكُ أَنْ يُّوَاقِعَهُ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا إِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ.)) [1]

’’اور عامر بیان کرتے ہیں، میں نے سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض چیزیں شبہ کی ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام) پھر جو کوئی مشکوک چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا اور جو کوئی ان مشکوک چیزوں میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو (شاہی محفوظ) چراگاہ کے آس پاس اپنے جانوروں کو چرائے۔ قریب ہے کہ وہ کبھی اس چراگاہ کے اندر گھس جائے (اور شاہی مجرم قرار پائے) سن لو! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی

[1] صحيح بخاری، كتاب الإيمان، باب فضل من استبرأ لدينه، رقم: 10.

ہے۔ اللہ کی چراگاہ اس کی زمین پر حرام کردہ چیزیں ہیں۔ سن لو! بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوگا تو سارا بدن درست ہوگا اور جب وہ ٹکڑا بگڑا تو سارا بدن بگڑ جائے گا سن لو! وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے۔“

بَابُ أَهْمِيَّةِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِي الْحَيَاةِ

زندگی میں عمل صالح کی اہمیت کا بیان

حدیث: 23

((وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ.)) [1]

”اور جناب عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں، انہوں نے سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں میّت کے پیچھے جاتی ہیں۔ پس دو چیزیں واپس آ جاتی ہیں اور ایک (اس کے ساتھ) باقی رہ جاتی ہے۔ اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل اس کے پیچھے جاتے ہیں۔ پس اس کے گھر والے اور اس کا مال واپس آ جاتے ہیں اور اس کا عمل (اس کے ساتھ) باقی رہ جاتا ہے۔“

بَابُ تَذْكِيرِ الْآخِرَةِ

آخرت یاد دلانے کا بیان

حدیث: 24

((وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، رقم: 6514.

يَـقُـولُ: تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ ، قَـالَ: سُـلَيْـمُ بْنُ عَامِرٍ: فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِى مَا يَعْنِى بِـالْـمِيلِ؟ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيلَ الَّذِى تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ: فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِى الْعَرَقِ ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ اِلَـى كَـعْبَيْـهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُونُ اِلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُونُ اِلَـى حَـقْـوَيْـهِ ، وَمِـنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ: وَاَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ اِلَى فِيهِ .)) [1]

''اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت والے دن سورج مخلوق کے اتنا قریب ہوگا حتیٰ کہ وہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔ سلیم بن عامر (راوی) بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میل سے نبی کریم ﷺ کی مراد کیا تھی؟ کیا زمین کی مسافت یا (سرمہ دانی کی) وہ سلائی جس سے آنکھ میں سرمہ لگایا جاتا ہے (عربی میں اسے بھی میل کہتے ہیں)۔ پس لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ہوں گے۔ پس بعض ان میں سے ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک رہے ہوگا، اور بعض ان میں سے ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا پسینہ ان کی کمر تک ہوگا، اور بعض ایسے ہوں گے کہ انہیں پسینے نے لگام ڈالی ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرمایا (یعنی اس کے منہ اور کانوں تک پسینہ ہوگا)۔''

[1] صحيح مسلم ، كتاب الجنة وصفة نعيمها ، باب صفة يوم القيامة ، رقم :7206 .

بَابُ الْاِحْسَانِ اِلَی الْخَادِمِ

نوکر کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

حدیث :25

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا یُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا یُطِیْقُ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غلام کا حق یہ ہے کہ اسے کھانا اور کپڑا دیا جائے، اور اس پر کام کا صرف اتنا بوجھ ڈالا جائے، جس کو وہ سہار سکتا ہو۔''

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَصَحَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما

ان نصیحتوں کا بیان جو نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کیں

حدیث :26

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ رَكِبَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَا غُلَامُ! اِنِّیْ مُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: اِحْفَظِ اللّٰهَ یَحْفَظْكَ ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ ، وَاِذَا سَأَلْتَ فَلْتَسْأَلِ اللّٰهَ ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی أَنْ یَّنْفَعُوْكَ لَمْ یَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ ، قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ ، وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی أَنْ یَضُرُّوْكَ لَمْ یَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیْكَ ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجُفَّتِ الصُّحُفُ .)) [2]

---

[1] صحیح مسلم ، کتاب الإیمان ، رقم :4316.

[2] مسند احمد :239/1۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند اہم باتیں بتلاتا ہوں، (انہیں یاد رکھ) تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر، اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ تو اللہ (کے حقوق) کا خیال رکھ، تو اس کو اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو صرف ایک اللہ سے سوال کر۔ جب تو مدد چاہے تو صرف اللہ سے مدد طلب کر۔ اور یہ بات جان لے کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تجھے کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تجھے اس سے زیادہ کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔ اور اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تجھے کچھ نقصان پہنچانا چاہے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے (یعنی لکھ کر فارغ ہو گئے) اور صحیفے (نوشتہائے تقدیر) خشک ہو گئے۔''

بَابُ فَضْلِ التَّوَكُّلِ

توکل علی اللہ کی فضیلت کا بیان

حدیث: 27

((وَأَخْبَرَنِی بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هُبَيْرَةَ يَقُوْلُ إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ يَقُوْلُ: أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا.)) [1]

---

[1] مسند أحمد: 30/1، سنن الترمذی، أبواب الذهد، باب فی التوكل علی الله، رقم: 2344، سلسلة الصحيحة، رقم: 310.

’’اور بکر بن عمرو بیان کرتے ہیں، انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ کو فرماتے ہوئے سنا، انہوں نے ابو تمیم جیشانی کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے اللہ کے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر تم اللہ پر صحیح معنی میں توکل کرو تو وہ تمہیں ایسے رزق دے جیسے وہ پرندوں کو رزق دیتا ہے۔ وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔‘‘

بَابُ الْإِيْمَانِ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھنے کا بیان

حدیث: 28

((وَعَنْ أَبِى الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيْقَةٌ وَمَا بَلَغَ عَبْدٌ حَقِيْقَةَ الْإِيْمَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهُ .)) [1]

’’اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی حقیقت ہے اور کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ جان لے کہ بے شک جو اس کو (کوئی حقیقت) پہنچنے والی ہے وہ اسے پہنچ کر رہے گی، اور جو اس کو نہیں پہنچی وہ اس کو پہنچنے والی نہیں۔‘‘

بَابُ الْإِحْسَانِ

ہر کسی پر احسان کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ ﴾ (النحل : 90)

---

[1] مسند أحمد: 441/6، 442۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ”صحیح الإسناد“ کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔''

حدیث :29

((وَعَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ: إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوْا الذَّبْحَ ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ .)) [1]

''اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نے ہر کسی پر احسان کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ پس جب تم (قصاص کے طور پر) قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو، اور جب کوئی جانور ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور تم میں سے ہر آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرلے، اور اپنے ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچائے۔''

اچھے اخلاق کا بیان

حدیث :30

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا ، وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ خُلُقًا .)) [2]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصید، باب الأمر بإحسان الذبح والقتل، وتحدید الشفرة، رقم: 5055.

[2] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 6029.

بدگو نہ تھے اور نہ آپ بدزبان تھے۔ اور آپ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: تم میں سب سے بہترین شخص وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔''

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰی: وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان: اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ﴾ (آل عمران : 57)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔''

حدیث: 31

((وَعَنْ أَبِي صَخْرٍ الْمَدِينِيِّ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ آبَائِهِمْ دِنْيَةً عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسِهِ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) [1]

''اور جناب ابو صخر المدینی سے روایت ہے کہ صفوان بن سلیم نے یہ حدیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اولادوں سے بیان کی جو اپنے آباء (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! جس کسی نے کسی عہد والے (ذمی) پر ظلم کیا یا اس کی تنقیص کی (یعنی اس کے حق میں کمی کی) یا اس کی ہمت سے بڑھ کر اسے کسی بات کا مکلّف کیا یا اس کی دلی رضامندی کے بغیر کوئی چیز لی تو قیامت کے روز میں اس کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔''

---

[1] سنن ابو داود، کتاب الخراج، رقم: 3052۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی کا بیان

حدیث: 32

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ: اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّ لِی قَرَابَةً، اَصِلُهُمْ وَیَقْطَعُونِی، وَاُحْسِنُ اِلَیْهِمْ وَیُسِیئُونَ اِلَیَّ، وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَیَجْهَلُونَ عَلَیَّ، فَقَالَ: "لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا یَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِیرٌ عَلَیْهِمْ، مَا دُمْتَ عَلَی ذٰلِكَ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صحابی نے عرض کی! یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں۔ میں ان سے حسنِ سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں ان سے تحمل اور بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ نادانی سے پیش آتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا ہے، تو گویا تو ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے۔ ان کے مقابلے میں تیرے ساتھ ہمیشہ اللہ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا، جب تک تیرا رویہ ایسا رہے گا۔''

بَابُ فَضْلِ زِیَارَةِ الْاِخْوَانِ وَالصَّالِحِیْنَ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے بھائیوں اور نیک لوگوں کی ملاقات کی فضیلت کا بیان

حدیث: 33

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم: اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِی قَرْیَةٍ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم:2558.

أُخْرٰی فَارْصَدَ اللّٰہُ لَہٗ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا . فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْہِ قَالَ: اَیْنَ تُرِیدُ؟ قَالَ: اُرِیدُ اَخًا فِیْ ھٰذِہٖ الْقَرْیَۃِ . قَالَ: ھَلْ لَکَ عَلَیْہِ مِنْ نِعْمَۃٍ تَرُبُّھَا؟ قَالَ: لَا غَیْرَ اَنِّی اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ . قَالَ: فَاِنِّی رَسُولُ اللّٰہِ اِلَیْکَ ، بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیہِ .)) [1]

’’اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی اپنے بھائی کی ملاقات کے لیے دوسری بستی میں گیا۔ اللہ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھادیا۔ پس جب وہ آدمی اس فرشتے کے پاس پہنچا تو فرشتے نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں جارہے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اس بستی میں اپنے ایک بھائی کو ملنے جارہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا، کیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے جس کا تم بدلہ لینے جارہے ہو؟ تو آدمی نے جواب دیا۔ نہیں۔ بس میں تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے جواب دیا پس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیری طرف بھیجا گیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ایسے ہی محبت کرتا ہے، جیسے تم اس (اللہ) کی خاطر، اس (بندے) سے محبت کرتے ہو۔‘‘

بَابٌ: اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ سَبَبٌ لِذَوْقِ حَلَاوَۃِ الْاِیْمَانِ

اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت، ایمان کی مٹھاس چکھنے کا سبب ہے

حدیث: 34

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِیمَانِ: أَنْ یَکُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَیْهِ مِمَّا

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الحب فی اللہ تعالیٰ، رقم: 6549.

سِوَاهُمَا ، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں موجود ہوں، اس نے ایمان کی مٹھاس کو پالیا۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ یہ کہ وہ کسی انسان سے محض اللہ کی رضا کے لیے محبت رکھے۔ یہ کہ وہ کفر میں واپس لوٹنے کو ایسا ہی برا جانے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔''

بَابُ الْأَمْرِ بِإِعْلَامِ الْمَحَبَّةِ وَفَضْلِ ذٰلِكَ

جس سے محبت ہو اس کو اس بارے میں بتانے کا حکم اور اس کی فضیلت کا بیان

حدیث: 35

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ لَأُحِبُّ هٰذَا ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : أَعْلَمْتَهُ؟ قَالَ: لَا قَالَ: أَعْلِمْهُ قَالَ: فَلَحِقَهُ ، فَقَالَ: اِنِّيْ أُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ فَقَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِيْ أَحْبَبْتَنِيْ لَهُ .)) [2]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ ایک اور آدمی اس کے پاس سے گزرا تو اس (بیٹھنے والے) نے

---

[1] صحيح بخاری ، كتاب الإيمان ، باب حلاوة الإيمان ، رقم : 16 .

[2] سنن ابوداؤد ، كتاب الأدب ، رقم : 5125 ، سنن ترمذی ، رقم : 2386۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کہا، اللہ کے رسول! میں اس آدمی سے محبت کرتا ہوں تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تو نے اس کو بتایا ہے؟ اس صحابی نے کہا، نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو بتادو۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ اس کو ملا، اور کہا کہ میں اللہ کے لیے تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ تو اس نے کہا وہ (اللہ) تجھ سے محبت کرے جس کی خاطر تو نے مجھ سے محبت کی۔"

آپ ﷺ کے فرمان کا بیان کہ آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

حدیث: 36

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ، إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ﷺ فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ، قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ.)) [1]

"اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا کہ وہ کب قائم ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کیا، کچھ بھی نہیں، سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تمہارا حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ

[1] صحيح بخاری، كتاب فضائل أصحاب النبی، رقم: 3688.

نے بیان کیا کہ ہمیں کبھی کسی بات سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی آپ کی یہ حدیث سن کر ہوئی کہ تمہارا حشر انہی کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا، پس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے میں امید رکھتا ہوں کہ میرا حشر انہی کے ساتھ ہوگا اگرچہ میں ان جیسے عمل نہیں کر سکا۔''

بَابٌ فَضْلِ حُبِّ وَثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ

نیک آدمی سے لوگوں کی محبت اور اس کی تعریف کرنے کی فضیلت کا بیان

حدیث: 37

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قِيلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرٰى الْمُؤْمِنِ . وَفِي رِوَايَةٍ: وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ بَدَلَ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ .)) [1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، آپ یہ فرمائیں کہ آدمی کوئی اچھا عمل کرتا ہے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں؟ (یہ ریاکاری تو نہیں) آپ نے ارشاد فرمایا: یہ مومن کے لیے پیشگی خوشخبری ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: لوگ اس (عمل کی) وجہ سے اس سے محبت کرتے ہیں۔ بجائے اس لفظ کے لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب إذا أثنى على الصالح فهي بشرى ولا تضره، رقم: 6721، 6722.

نیک لوگوں کے پاس بیٹھنے اور ان کی مصاحبت اختیار کرنے کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٧﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٦٨﴾﴾ (الزخرف : 67، 68)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس دن گہرے دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔ میرے بندو! آج تو تم پر کوئی خوف و ہراس ہے نہ تم غمزدہ ہوگے۔''

حدیث: 38

((وَعَنْ اَبِی مُوسٰی عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ . فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ . وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً . وَنَافِخُ الْكِيرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً . وَفِی رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيرِ الْحَدَّادِ: لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ، وَكِيرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ أَوْ ثَوْبَكَ أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً .)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب مجالسة الصالحين ومجانبة قرناء السوء، رقم :6692، صحیح بخاری، کتاب البیوع، رقم :2101.

ارشاد فرمایا: نیک آدمی اور برے آدمی کی صحبت کی مثال ایسے ہے جیسے خوشبو والا اور لوہے کی بھٹی والا۔ پس خوشبو والا یا تو آپ کو (خوشبو) عطیہ کے طور پر دے دے گا یا آپ اس سے خرید لیں گے یا (اس کے پاس بیٹھے ہوئے) آپ اس سے اچھی خوشبو محسوس کریں گے۔ اور بھٹی والا (اگر آپ اس کے پاس بیٹھیں گے) یا تو آپ کے کپڑے جلائے گا اور یا آپ گندی بو محسوس کریں گے۔ اور بخاری کی روایت میں ہے: نیک ہم نشیں اور برے ہم نشیں کی مثال خوشبو والے اور لوہار کی بھٹی والے کی ہے۔ خوشبو والا تجھے محروم نہیں رکھے گا یا تو آپ اس سے خرید لیں گے یا اس کے پاس خوشبو پائیں گے، اور لوہار کی بھٹی تیرا گھر جلائے گی تیرا کپڑا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔"

بَابُ فَضْلِ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ

اس آدمی کی فضیلت کا بیان جس کی اچھائی کی امید رکھی جاتی ہے اور اس کے شر سے محفوظ رہا جاتا ہے

حدیث:39

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: وَقَفَ عَلَى أُنَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟ قَالَ: فَسَكَتُوا، فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ.)) [1]

---

[1] سنن الترمذی، أبواب الفتن، رقم: 2263۔ امام ترمذی نے اسے "حسن صحیح" اور محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کی مجلس کے پاس کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور برے کی خبر نہ دوں؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ خاموش ہو گئے۔ آپ نے یہ بات تین دفعہ دہرائی تو ایک آدمی نے عرض کیا۔ کیوں نہیں اللہ کے رسول! ہمیں ضرور بتائیں کہ ہم میں سے اچھا کون ہے اور برا کون ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے اچھائی کی امید رکھی جا سکے اور اس کے شر سے بچا جا سکے، اور تم میں سے برا وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ رکھی جا سکے اور اس کے شر سے محفوظ نہ رہا جا سکے۔''

بَابُ حِفْظِ الْمُوَدَّةِ الْعَبْدِ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّهُ لِنَفْسِهِ

آدمی کا ایمان مکمل نہیں ہوتا، جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرے، جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے

حدیث: 40

((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی مومن نہیں ہو سکتا، جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہ چیز پسند نہ کرے، جو اپنے نفس کے لیے پسند کرتا ہے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الإيمان، باب من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه......، رقم: 12.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم .

2: الـجامع الصحیح المسند ، للإمام محمد بن إسماعیل البخاری ، ومعه فتح الباری ، المکتبة السلفیة ، دارالفکر ، بیروت .

3: الـجـامـع الصحیح للإمام محمد بن عیسی الترمذی ، تحقیق: الشیخ أحمد شاکر ، مطبعة مصطفی البابی الجلبی ، القاهرة ، 1398هـ .

4: السـنن لأبی داود سلیمان بن الأشعث السجستانی (ت 275هـ) ، دار إحیاء السنة النبویة ، القاهرة .

5: السـنن لعبد اللّٰہ محمد بن یزید القزوینی ، ابن ماجه (ت 273هـ) ، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی ، مطبعة الحلبی ، القاهرة .

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المکتب الإسلامی ، بیروت ، 1398هـ .

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعیب النسائی (ت 303هـ) ، مکتبة المعارف للنشر والتوزیع ، الریاض .

8: سلسلة الأحادیث الصحیحة للألبانی ، طبعة مکتبة المعارف ، الریاض .

9: صحیح الجامع الصغیر للألبانی ، طبعة المکتب الإسلامی .

10: صـحیـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی ، دار إحیاء التراث ، بیروت .

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد ، للحافظ نور الدین الهیثمی ، منشورات دار الکتاب العربی ، بیروت ، 1402هـ .

12: مشکوٰة الـمـصـابیـح للتبریزی ، تحقیق نزار تمیم وهیثم نزار تمیم ، طبعة شرکة دار الأرقم بن أبی الأرقم ، بیروت .